

سوال نمبر 2

دین اور مزیب میں کیا فرق ہے؟ دور
حاضر میں مذکورہ کی اہمیت کو
بیان کریں۔

جواب:

تعارف:

لفظ "دین اور مزیب" میں بڑا فرق، مفہوم کے اعتبار سے پایا جاتا ہے۔ اگرچہ ہمارے پاس عام طور پر دونوں کو ایک ہی سمجھا جاتا ہے۔ اسلام کو مجموعی طور پر لوگ مزیب بھی کہتے ہیں مگر پورا قرآن مجید میں اسلام کیلئے "مزیب" لفظ استعمال نہیں ہوا۔ ایک طرف مزیب ایک جزوی حقیقت ہے جو صرف عبادت کا مجموعہ ہے۔ جبکہ دوسری طرف دین ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو کہ عبادت، عبادات اور حقوق کا ذخیرہ ہے۔ مزیب اور دین میں بنیادی فرق انصاف اور تقسیم کے ذریعے سمجھا جاسکتا ہے۔ جو کہ درج ذیل ہے۔

دین اور مزیب میں فرق:

لفظی معنی:

1

دین ترکی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی "غلبہ یا بلندی" حاصل کرنے کے ہیں۔

جبکہ مزیب کے لفظ ترکی زبان کے لفظ "زیب" سے

نکلا ہے جس کا معنی ہے "راستہ یا طریقہ"۔

۲ اصلاحی معنی:

مزہب کے اصلاحی معنی "طرز حیات

یا طرز رہن سہن" کہ ہیں یا "اپنے اوپر غور و فکر کرنا"

بھی مزہب ہے۔

دین کے اصلاحی معنی ہے "ایک مکمل فیصلہ حیات"

یا ایک مکمل نظام حیات"۔ یعنی دین عقائد و عبادات،

اخلاقیات اور بہ شعبہ زندگی کے معاملات کیلئے مکمل

رہنما ہے۔

3 ڈاکٹر اسرار احمد کی تعریف دین اور مزہب:

ڈاکٹر اسرار

احمد کے مطابق مزہب 3 چیزوں کے مجموعہ کا نام ہے۔

(1) عقائد

(2) عبادات

(3) سماجی رسومات

جبکہ دین "6" چیزوں کے مجموعہ کا نام ہے

(1) عقائد

(2) عبادات

(3) سماجی رسومات

(4) سماجی نظام

(5) سیاسی نظام

(6) مراستی نظام

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مذہب مذہب، دین، رجز
مانا گیا ہے کیونکہ دین، مذہب کے تینوں اجزاء شامل ہیں

4. قرآن میں ذکر:

اسلام میں دین ہے اور اس کا ذکر قرآن
میں بھی بار بار کیا گیا ہے۔ دین ایک مکمل دین ہے۔
قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ترجمہ:

اور جو کوئی اسلام سے سوا کوئی اور
دین تلاش کرے گا تو وہ اس
سے برگز قبول نہ کیا جائے گا۔

(القرآن)

جبکہ مذہب انسان کا بنایا ہوا
اور ہدایات ہے جن کا ذکر قرآن میں نہیں ہوا ہے۔

5. توحید کا تصور:

دین" یہ طرح کی شُرک سے پاک ہے
اور صرف اللہ تعالیٰ کی واحدانیت بیان کرتا ہے۔
جبکہ "مذہب" میں توحید کے ساتھ ساتھ شُرک
کی آمیزش بھی ہے۔ جیسا کہ مسودی حضرت
نزرہ کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا (نقوزہ باللہ)
مانا جاتا ہے۔

6. عقیدہ اہل حق:

دین اسلام میں عقیدہ اہل حق کو

پہلو سے واضح کیا گیا ہے جیسا کہ غیر جزا و سزا
قیامت، خسرو، نذر و غیرہ
حکبہ مزیب "میں عتیدہ افرت فالقہور جزوی
اور ناقص پر اور یومزب ما ابنا اپنا بیان ہے۔

7. حلال و حرام کی وضاحت:

دین اسلام میں حلال
و حرام کی واضح بیانیات ملتے ہیں قرآن میں اللہ تعالیٰ
نے حرام و حلال چیزوں کے بارے میں واضح احکامات
دیے ہیں یعنی بکری، گائے، بیل و غیرہ کا گوشت
حلال ہے جبکہ سور کا گوشت حرام ہے۔
حکبہ مزیب "میں حلال و حرام چیزوں کے
بارے میں وضاحت ناقص اور ناقصی ہے اور اس
کے احکامات درست وضاحت سے محروم ہے۔

8. انفرادی اور اجتماعی زندگی:

دین "اجتماعی اور انفرادی
زندگی کے پہلو کی رہنمائی کرتا ہے یہ ہمیں تمام
عقائد، عبادات، اخلاقیات، ریسن سہن، رسومات
کے بارے میں ہدایت دیتا ہے۔

حکبہ "مزیب" صرف اور صرف انفرادی
زندگی کے بارے میں رہنمائی فراہم کرتا ہے یعنی
ہر انسان کے بنائے ہوئے ہیں اور صرف زندگی
(انفرادی) کے بارے میں ہدایت فراہم کرتا ہے۔

9. حقوق اللہ اور حقوق العباد:

دین اسلام جو نہایت ایک

الہی الہامی دین ہے اس پر اس لیے ہمیں حقوق اللہ کے

ساتھ ساتھ حقوق العباد کو بجا کرنے کی تلقین

کرتا ہے۔

جبکہ "مزید" صرف حقوق اللہ کی بات

کرتا ہے۔ یہ صرف انسان اور خدا کے متعلق تعلق

کو تقویت بخشتا ہے اور حقوق العباد کو مکمل

طور پر نظر انداز کرتا ہے۔

10. مکمل ضابطہ حیات:

دین ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور

زندگی کے ہر پہلو کے متعلق رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

جبکہ "مزید" انسان کے زندگی کے ہر پہلو

کو بیان کرنے کی صلاحیت سے محروم ہے اور

زیادہ تر لوگوں کو جو اخلاقیات اور عقائد پر دیتی ہے۔

دور حاضر میں مزید کی اہمیت:

مزید کو انسانی

زندگی کے ہر پہلو میں ایک انسان کو ہمیشہ ضرورت

ہوتی ہے یہ انسان کی نجی اور انفرادی زندگی میں

رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ مزید انسان کا تعلق

خدا سے جڑتا ہے اور اپنا زیادہ تر لوگوں کو جو اخلاقیات

عقائد اور عبادات پر دیتا ہے۔ موجود دور میں اسکی

اہمیت درجہ ذیل باتوں سے واضح ہوتا ہے۔

1. نظری فرودت:

یہ انسان فافظری جذبہ ہے انسان ہمیشہ کسی ایسی بلذت ہستی سے رجوع کرنا چاہتا ہے کہ دکھ سکھ میں اس کیلئے بہارہ بنے اور تمام دنیا سے لڑھ کر اس کا غمگناہ ہو۔ انسان شروع سے ہی ایک ہستی کو اپنا خالق تسلیم کرنا ہے اور اس کو کبھی خدا، اللہ، بھگوان وغیرہ کا نام دیتا ہے۔ لیکن فطرت ہی انسان سے مزید، کما تقاضا کرتی ہے اور وہ ایکے بغیر کبھی بھی مطمئن نہیں ہوتا۔

2. روحانی فرودت:

لہر دور میں انسان کو اپنی زندگی میں مادی چیزوں کے ساتھ ساتھ روحانی تکلیف کے لیے بھی رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو اسے ایک مزید کی صورت میں ملنے پر وہ ایک کامیابی ب زندگی گزار پاتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے اس کا تعلق خدا سے مزید گمراہ بناتا ہے۔ یہیں تعلق روحانیت ہی اس دور میں انسانی کامیابی کا خزانہ ہے۔

3. سکون قلب:

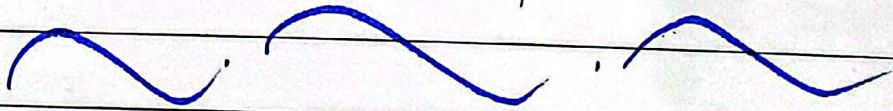
ایک انسان کے صرف مادی مسائل کی فراوانی سکون قلب کا باعث نہیں۔ جہر دور میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کا باعث انسان ہی ہے لیکن اس کے باوجود بھی اسے سکون قلب نہیں۔ لہذا اگر کوئی تلاش کرے تو اس دور میں بھی ایک

درگاہ ہے جہاں سے قلبی سکون حاصل ہو سکتا ہے۔ وہ
 درگاہ مزیب / دین کی درگاہ ہے۔ یعنی مزیب
 یہی انسان کو اسکے رب سے ملا کر اس کو سکون بخشتا ہے جیسا
 کہ قرآن میں ارشاد ہے

لَا تَقْنَبُوا
 (بے شک دلوں کا سکون) (۱۱۱)
 اللہ کے ذکر میں ہے۔
 (القرآن)

خلاصہ:

درج ذیل بالا بحث سے یہ واضح ہوتا
 ہے کہ مزیب دین ایک حضم ہے اور دلوں میں
 ایسی فرق ہے ایک ایسی ہے یعنی اللہ کی طرف سے ہیں
 جبکہ دوسرے ان لوگوں کا بنایا ہوا ہے اس لیے اس
 وقت دنیا میں کئی مزایب موجود ہے یعنی بڑھمت
 بیزومت، کنفریشن وغیرہ جبکہ دین صرف ایک ہی
 ہے وہ ہے دین اسلام جو کہ حقیقی دین ہے۔



سوال نمبر 3

"اسلام کے بنیادی عقائد کیا ہے؟ اور ان کے انسانی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟ وضاحت کریں۔"

جواب:

ا تعارف:

دنیا کے تمام مذاہب کا تعلق عقائد سے ہیں یعنی یہ مذہب کے الگ الگ عقیدے جن پر وہ اپنا آپس میں اور ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسی طرح دین اسلام بھی عقائد پر مبنی دین ہے اور ان عقائد کا تعلق اللہ تعالیٰ اور بندے کی درمیان میں ہے۔ دنیا و آخرت کی کامیابیوں کا دروازہ بھی انہی عقائد میں پونڈیرہ ہے۔ اسلام میں ان عقائد کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

ب عقیدہ کے معنی:

لفظ "عقیدہ" عقد سے نکلا ہے جس کا مطلب "گرہ بگانا، پکڑ لینا، باندھ لینا" ہے جبکہ اسکی لفظی معنی "مزاہبی تعلیمات پر یقین کرنا" ماننا اور "گرہ بگانا" ہے۔ اصلاحی معنی میں اس مراد "مذہب یا مذہبی تعلیمات پر یقین" یقین کرنا ہے۔ اسلام یہ لفظ "ایمان" کی اصلاح میں استعمال ہوا ہے یعنی اگر ہم مذہبی

تعلیمات کو ماننے اور عقیدہ کیلئے اور جب ہم اس پر عمل پیرا ہو تو یہ ایمان کیلئے ہے۔

۳۔ اسلام کے بنیادی عقائد:

اسلام کے بنیادی عقائد

پانچ ہیں۔

1. اللہ تعالیٰ پر ایمان
2. رسولوں پر ایمان
3. فرشتوں پر ایمان
4. آسمانی کتابوں پر ایمان
5. آخرت پر ایمان

یہی اسلام کے بنیادی عقائد ہیں اور ان تمام اے ماننے والے ہی صرف ملجان کیلئے ہیں اور ان میں کسی بھی ایک کا انکاری دائرہ اسلام سے خارج ہوتا ہے۔ دنیا کے دیگر مذاہب جسے یہنودی، ہندو، عیسائی و غیرہ بھی اللہ کو ماننے میں مگر کوئی عقیدہ آخرت کا منکر ہے، تو کوئی عقیدہ رسالت کا منکر ہے اس لیے انہوں نے دائرہ اسلام سے باہر لے کر دیے جاتے ہیں۔

قرآن کے سورۃ البقرہ اور سورۃ النہا میں بھی یہی پانچ عقیدوں کا ذکر کیا ہے۔

۴۔ عقیدہ توحید:

عقائد میں سب سے اہم اور فروری

عقیدہ لَوْ حیدر ما ہے۔ اس سے مراد اس بات
واقفین کرنا کہ:

- اللہ تعالیٰ ایلاہی فائق ہے۔

- وہ ایلاہی مائب ہے۔

- وہ ایلاہی اس ماضیات مانقہا حسی جلاہی ہے۔

- وہ ایلاہی دراشی ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے:

حدیث:-

اسلام میں قلعہ سے اور لَوْ حیدر اس کا دروازہ ہے

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ دراصل لَوْ حیدر

یہی ما اقرار یہی صلحان ہونے اور اسلام میں داخلے کی

دلیلی سبب ہے۔

لَوْ حیدر فی لذات

لَوْ حیدر کی اشکام

لَوْ حیدر فی الفعال

لَوْ حیدر فی الصفات

2 فرشتوں پر ایمان:

فرشتے اللہ تعالیٰ کی رسولوں کی

مخلوق ہے یہ ہماری نظموں سے اونچل ہے اور یہ

وقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور بندگی میں تگ

رہتے ہیں۔ فرشتوں پر ایمان بھی اسلام کے بنیادی

عقائد میں سے ایک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے ذمہ لیا
 ذمہ داریاں سونپیں ہیں جو بروقت اس کو پورا کرنے
 میں نلگے رہتے ہیں۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ بالارحام
 گواہی ہے۔

ترجمہ:

”اور ملائکہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان
 کرتے ہیں اور اس سے آگے سجدے کرتے
 ہیں۔“

فرشتوں کے ذمے اللہ تعالیٰ نے مختلف کام سپرد
 ہیں یعنی کچھ فرشتے ان انفل کے اعمال نکتہ ہیں کچھ
 قبر میں سوال و جواب کریں گے، ایک فرشتہ قیامت
 کے دن سور پیکلے گا، ایک فرشتہ ان انفل سے روح
 قبض کرنے کا کام کرتا ہے۔ نیز یہ فرشتہ اللہ تعالیٰ
 کی طرف سے مقرر کردہ فرض میں لگا ہوا ہے۔

کچھ مشہور فرشتے:

- * حضرت جبرائیل امینؑ
- * حضرت میکائیلؑ
- * حضرت اسرافیلؑ
- * حضرت اعزرائیلؑ
- * کرام کاتبین
- * انکبیر منکبیر

و آسمانی کتابوں پر ایمان:

اللہ تعالیٰ نے جب انسانوں

کو پیدا کیا تو ان کو الشرف المخلوقات بنا یا یعنی انکو

سوج و فکر کی قوت بخشی۔ اللہ تعالیٰ نے انکو

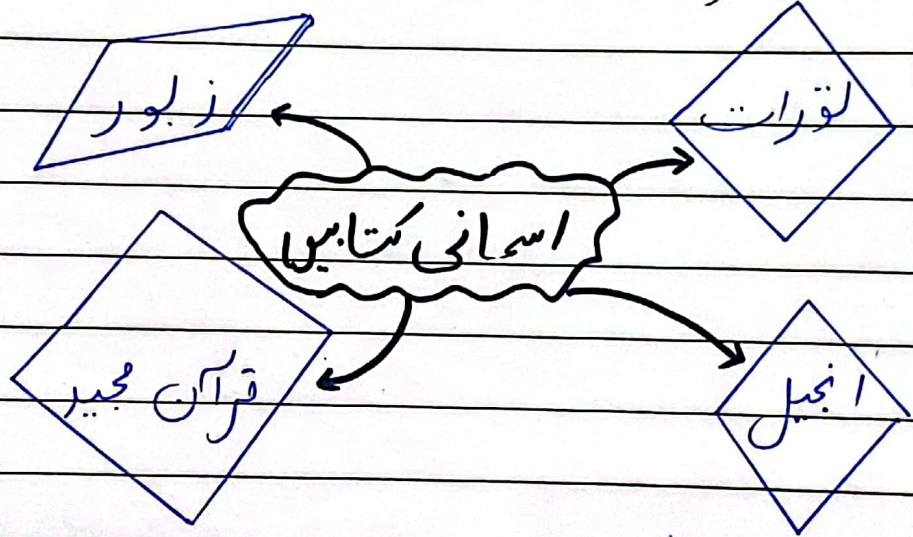
سپر ہارڈ اسٹوریج دکھایا تاکہ اس پر چل کر کامیابی حاصل

کری جائے اور غلط راستے کے بارے میں معاملات دی۔

اللہ تعالیٰ نے یہ یرایات اپنی کتابوں پر جو میں نازل

کی۔ اللہ تعالیٰ نے چار آسمانی کتابیں نازل

کی جن پر ایمان لانا ضروری ہے۔



اسلام ما بنیاری عقیدہ یہ ان تمام کتابوں پر ایمان

لانا۔ تورات، زبور، انجیل اللہ کی گزشتہ کتابیں

ہے جو اپنے دور کے لیے تھی مگر وقت کے ساتھ ساتھ لوگوں

نے ان میں تبدیلیاں کی اور یہ اپنی اصل حالت میں اب

نہیں۔ اب قرآن مجید ہے وہ واحد آسمانی کتاب ہے

جو اپنی اصل حالت میں ہے کیوں اس کی ذمہ داری

خود اللہ تعالیٰ نے ہی ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا

ارادہ باری تعالیٰ ہے۔

ترقی:

اور یہ کتاب ہم نے خود اتاری ہے
اور ہم ہی اسے نکلے ہیں ہے"

4. عقیدہ رسالت:

عقیدہ رسالت یعنی رسولوں پر ایمان

اللہ تعالیٰ نے ہر وقت اور ہر دور میں اپنی

صورتوں کی رہنمائی کی ہے اور کچھ خاص بندے

مبعوث فرمائے اور ان میں سے بعض کو اپنی کتابیں

اور صحیفے بھی دیے جن انبیاء یا رسول کہا جاتا ہے

اللہ تعالیٰ کم و بیش 1 لاکھ چوبیس ہزار نبی اور رسول

بھیجے۔ اور ان میں سے سب کا سلسلہ حضرت آدمؑ سے شروع

ہو کر حضورؐ پر ختم ہو گیا۔ یعنی نبوت کا دروازہ

ہمارے پیاری نبی آقا دو جہاں، رحمت العالمین

حضرت محمدؐ پر بند ہو گیا اور بطور مسلمان ہمارے

ایمان ہے کہ ان کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ ہمارا ارشاد ہے۔

ترقی:

محمدؐ تم سے کسی مردے باب
نہیں اور یہی ختم النبیین ہے"

(سورۃ الاحزاب)
آیت نمبر 40

5 عقیدہ آخرت:

اسلام کی بنیادی عقائد میں سے ایک عقیدہ آخرت بھی ہے۔ لفظ آخرت سے مراد بعد میں ہونا آنے والی چیز ہے۔ عقیدہ آخرت سے مراد یہ ہے کہ موت کے بعد انسان ہمیشہ کیلئے فنا نہ ہونے والا نہیں ہے بلکہ یہ لوگوں کی زندگی کا دروازہ ہے جس دن اللہ تعالیٰ انسان کو دوبارہ زندہ کرے گا اور اس کے اعمال کا حساب کرے گا۔ اسلام میں عقیدہ آخرت کے "پانچ" اجزاء ہیں۔

عقیدہ آخرت کے اجزاء:

- صوت پریقین
- قبر کی زندگی
- زندہ اٹھائے جانے پریقین
- لبو الحساب / قیامت
- ہمیشہ کی زندگی

اس بات کو مانتے ہیں کہ یہ انسان کو مرنے اور موت کے بعد قبر کی زندگی سے جب اس کے بعد قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انسان کو پھر اٹھائے گا اس کا حساب کرے گا اور اس کو جنت یا جہنم میں ڈالے گا۔ قرآن میں ارشاد ہے۔

نتیجہ:

"یہ انسان نے موت کا منہ کھلایا ہے"

7 انسانی زندگی پر اثرات:

ان عقائد نے انسانی زندگی پر بڑے گہرے اثرات دیے ہیں۔ یہ انسان کے انفرادی اور اجتماعی دونوں زندگیوں پر اثر انداز ہوتی ہے

ii انفرادی زندگی:

• یہ عقائد انسان کی انفرادی زندگی میں بڑا کردار ادا کرتی ہے اور اس کو وہیں جتنے ملجان بناتی ہے۔

• عقیدہ لوہیہ انسان کو قدرت و نفیس خوداری اور تصائب، بیادری اور شجاعت کا جذبہ دیتی ہے۔

• یہ انسان کو صادق اور امین بناتی ہے۔
• انسان کو کبھی تنگ نظر نہیں کرتی بلکہ دگر، مزایب و سعادت ہم آہنگی برٹھاتی ہے۔

• آخرت پر ایمان انسان کو برائی سے روکتی ہے۔
• انبیاء پر ایمان عبادے جذب ایمانی کو تقویت دیتی ہے۔

ii اجتماعی زندگی:

• اجتماعی زندگی میں یہ ہمیں صداقت اور برابری کا درس دیتی ہے کہ سب ملجان برابر ہیں۔
• ملجانوں کا آپس میں بھائی چارہ پیدا کرتی ہے۔
• قرآن میں ارشاد ہے

الترک:

تمام ملجان آپس میں بھائی بھائی ہیں

یہ ہمیں ہیں الامزایب ہم انگلی فادس بھی دینا ہے۔
حقوق اور فرائض کی صحیح راہی اور انگلی کی تلفیں
بھی کرتا ہے

خلاصہ:

اسلام کے بنیادی عقائد یعنی لوحد،
رسالت، آخرت، ملائکہ، ایمان اور کتابوں پر ایمان
ان سب کا یقین حاصل یہی ہمیں دائرہ اسلام میں داخل
کرتا ہے اور یہی عقائد ہی ہمارے دو جہانوں کی
مافیابی کا راز ہیں یہ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد
ہے۔

نتیجہ:

بے شک نیک لوگ ہمیشہ میں اجنت (جنت)
میں ہونگے اور گناہ گار لوگ دوزخ میں
(القرآن)

یہی عقائد انسان کو زندگی کے پہلو میں
رہنا کردار اور کرتے ہیں اور ان کے انفرادی اور
اجتماعی زندگی کو سنوارنے کا کام آتے ہیں۔

